10189- مسلمان ملک میں گیا جہاں حکومت اسلامی لباس پہننے سے منع کرتی ہے

سوال

میں امریکی فوج کا ایک فرد ہوں اور ایک اجنبی ملک میں کا کر رہا ہوں، ہوا یہ کہ جہاں میری ڈیوٹی لگی ہے وہ ایک اسلامی ملک ہے، لیکن اس ملک کی حکومت ترقی یافتہ ملک بننے کی کوشش کر رہی ہے اور چاہتی ہے کہ دین گھر اور مسجد تک محدود ہو کر رہ جائے، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا میرے تصرفات اور کام چیلنج پر دلالت کرتے ہیں یا نہیں، اور کیا مجھے ان قوانی کا احترام کرنا چاہیے: مثلا:

1- یہ ضروری ہے کہ اسلامی لباس نہ پہنا جائے، اور یہ لباس کسی بھی حکومتی ادارے اور عمارت کے قریب پہننا منع ہے.

2- دینی کتابیں ظاہری شکل میں اپنے پاس نہ رکھی جائے مثلا قرآن مجید، کہا جاتا ہے کہ اس ملک کے قوانین میں یہ اچھا نہیں سمجھا جاتا.

میں قوانین یا نظا کو چیلنج نہیں کرنا چاہتا، لیکن جس کام کی مجھے عادت ہے میں وہ کرنا چاہتا ہوں، کیا کوئی ایسی حدیث ملتی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں رہتے وہاں کے قوانین کا خیال رکھتے ہوئے اپنا لباس نہیں پہنتے تھے، یا پھر علی الاعلانیہ مسلمانوں سے بہت کم بات چیت کیا کرتے تھے؟

میری مراد یہ ہے کہ چاہیے تو یہ تھا کہ یہ اسلامی ملک بنے میں لہروں کے برعکس چلنے کی کوشش نہیں کر رہا، لیکن میں مسلمان ہوں میرا ان امور اور معاملات کو سرانجام دینا ایک عام سی بات ہے، اس پر مستزاد یہ کہ میں عیسائیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنا دینی لباس اور صلیب ظاہری اور علی الاعلانیۃ پہن کر پھرتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اس مسئلہ میں ہماری رائے تو یہی ہے کہ جب آپ اسلامی شعار ظاہر کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، تو پھر اس طاقت کو سنبھال کر مت رکھیں، کیونکہ جب انسان کسی کفریہ ملک میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لیے وہاں اسی صورت میں بودوباش اختیار کرنا اور رہنا جائز ہے جب وہ اپنا دین ظاہر کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور دین کے شعار اور دینی علامات ظاہر کر سکتا ہو.

اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں اللہ تعالی کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت، اور اسی طرح لباس اور داڑھی وغیرہ دوسرے مظاہر اسلامیہ کا اظہار اور حرام کردہ اشیاء مثلا شراب نوشی وغیرہ سے اجتناب کرنا، یہ سب کچھ ظاہر اور اعلانیہ طور پر کرنا ضروری ہے.

لباس کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ اگر آپ کے لیے اسلامی لباس کا اظہار کرنا اور اسے پہننا ممکن ہے تو پھر آپ مسلمانوں والا لباس ہی زیب تن کریں، اور آپ حکومت کو کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں بھی بالکل اسی طرا اپنا اختیار کرنے اور اس کے اظہار میں آزادی ہے، جس تم عیسائی اپنا وہی لباس زیب تن کرتے ہو جس کے عادی ہو، اور تم اپنے دینی شعار اور علامات صلیب وغیرہ جو تمہارے چرچوں میں ہیں کا اظہار کرتے ہو، تو اسی طرح ہمیں بھی حق حاصل ہے جس طرح تمہیں ہے.

اور اگر وہ یہ قوانین اور نظام اس پر لاگو کرتے ہیں جو ان کے ہاں ملازمت کرے تو ہم یہ کہینگے: اگر آپ اس کے علاوہ کسی اور علاقے اور ملک میں منتقل ہو سکتے ہیں تا کہ وہاں اپنے دین پر عمل کر سکیں اور اس کے شعار کا اظہار کرنا ممکن ہو تو آپ ایسا ضروری کریں اور اس ملک سے منتقل ہو جائیں، لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکتے ہوں تو پھر آپ حتی الوسعۃ استطاعت کے مطابق اپنے دین اور اسلامی شعار کا اظہار کریں.

کیونکہ دین مسجد یا گھر میں قید نہیں ہو سکتا، بلکہ دین پر ع مل تو مارکیٹ اور بازار میں بھی ہو گا، اور راستوں اور سڑکوں پر بھی اور کمپنیوں اور فیکٹریوں میں اور ساری عمومی جگہوں پر بھی، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین میں کبھی بھی مداہنت سے کام نہیں لیتے تھے.

بلکہ ہجرت سے قبل جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے تو بھی نماز ظاہری اور اعلانیہ طور پر ادا کیا کرتے تھے، اور کفار مکہ دیکھا کرتے، جب مسلمانوں کا دوسروں سے امتیاز ہو چکا اور انہوں نے اپنا ایک لباس مخصوص کر لیا ہے تو پھر انہیں وہ اپنا لباس زیب تن کرنا چاہیے.

اور جو کفار کے شعارات میں سے اس کے مخالف ہو اور کفار اس کے ساتھ ممتاز ہیں تو پھر اسے اختیار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ایسا کرنے میں کفار سے مشابہت ہے، اور جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے.

الشیخ عبداللہ بن جبرین.

اور آپ کا مسلمان ملک میں موجود ہونا موقع غنیمت سمجھنا چاہیے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو ان کے اسلامی اصول یاد دلانے چاہیے، اور انہیں ان کے دین اور اسلامی تاریخ کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور جس جگہ اور مرکز میں آپ ہیں اس میں ممکن ہے آپ بغیر اس ملک کے لوگوں کی جانب سے اذیت پہنچنے کا خدشہ اور ڈر رکھے بغیر ہی دینی شعار اور اپنے اسلامی لباس کا اظہار کریں، اور یہ چیز مسلمانوں کو اپنے دین کے اظہار کرنے پر ابھارے گی اور انہیں بہادر بنائیگی، آپ یہ مت بھولیں آپ کو اس پر اجر و ثواب حاصل ہو گا، اور آپ کو لوگوں کی باتوں اور کلام وغیرہ سے جو تکلیف ہو گی اس پر آپ کا صبر کرنا بھی اجر و ثواب کا باعث ہے، اللہ تعالی بہتر عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا.

واللہ اعلم.